بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقشِ آغاز

سینٹ میں ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ بل پر کیا گزری ؟

قارئین کو ملک بھر کے اخبارات اور ذرائع ابلاغ ریڈیو ٹی وی سے معلوم ہو چکا ہے کہ سینٹ نے ۲۵ جولائی ۱۹۹۲ء کو اکثریت سے ناموس صحابہ و اہلِ بیت کے تحفظ کے سلسلہ میں سینیٹر مولانا سمیع الحق کا پیش کردہ بل مسترد کر دیا، مولانا سمیع الحق اس بل کے ذریعہ تعزیرات پاکستان اور مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۶ء میں مزید ترمیم کرانا چاہتے ہیں تاکہ ایک اسلامی ملک میں صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیت عظامؓ کی عزت و ناموس کا تحفظ ہو کوئی کسی بھی بزرگ کی گستاخی نہ کر سکے اور یوں آئے دن فرقہ وارانہ فسادات کا خاتمہ ہو۔ اس بل کا نوٹس مولانا سمیع الحق نے اپریل ۱۹۹۲ء میں سینٹ کو دیا مگر سینٹ سیکرٹریٹ نے بعض فنی وجوہ کا سہارا لے کر اسے مولانا کو واپس بھیج دیا۔ مولانا سمیع الحق نے ان وجوہات کا سہارا لینے کی گنجائش نہ رکھی اور دوبارہ اسے داخل کر دیا۔ بے چارو ناچار سینٹ نے غیر سرکاری کارروائی کے دن کے لیے ایجنڈا میں شامل کر دیا اور پہلی بار ۵ امئی کو ایجنڈا پر ارکان سینٹ کے سامنے اس کا مسودہ رکھا گیا مگر بوجوہ اسے مؤخر کیا جاتا رہا بالآخر یہ ۲۵ جولائی کو ایجنڈا پر آیا مولانا سمیع الحق نے مختلف جماعتوں کے ارکان بالخصوص مسلم لیگ کے سرکردہ سینیٹروں جناب سرتاج عزیز سیکرٹری جنرل پاکستان مسلم لیگ، سینیٹر چوہدری شجاعت حسین، جناب سید فضل آغا اور خود جناب وسیم سجاد چیئرمین سینٹ کو اس اہم مسئلہ پر خصوصی توجہ دلائی نیز اے این پی کے ارکان جناب اجمل خٹک اہلحدیث کے پروفیسر ساجد میر، ایم کیو ایم کے ارکان سید اشتیاق اظہر، جماعت اسلامی کے پروفیسر خورشید احمد جے یو آئی کے حافظ حسین احمد۔ جے یو پی کے مولانا عبدالستار نیازی وغیرہ سب سے فرداً فرداً بات کی مگر چیئرمین سینٹ نے اسے جب ایوان کے سامنے بل پیش کرنے کی اجازت دینے کے لیے رکھا تو مسلم لیگ کے مذکورہ ارکان اور اکثریت یا تو عین وقت پر باہر نکل گئے یا بیٹھے ہوئے خاموشی اختیار کر لی یعنی اجازت دینے سے گریز کیا، اے این پی کے ارکان نے برملا مخالفت کی اہلحدیث کے پروفیسر ساجد میر نے قطعی چپ سادھ لی جب کہ اسی اجلاس میں وہ موجود تھے اور مولانا سمیع الحق نے بار بار ان کے پاس جا کر انہیں

اس مسئلہ میں اپنی دینی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلادی مگر جے یو پی، جے یو آئی (الف) جماعت اسلامی بالخصوص ایم کیو ایم کے غیور ارکان جناب اشتیاق اظہر، جناب آفتاب شیخ کے علاوہ ان سب نے بل کی مخالفت کی یا لاتعلقی کا مظاہرہ کیا۔ بہر حال یہ چونکہ ایک تاریخی کارروائی ہے اس لیے ہم یہاں بل کا اصل مسودہ اور اجلاس کی متعلقہ کارروائی سینٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹ شدہ من وعن یہاں پیش کررہے ہیں۔ (ادارہ)

مولانا سمیع الحق کے پیش کردہ ناموس صحابہؓ و اہلبیت بل کا مسودہ

سینٹ میں پیش کرنے کے لیے۔

(مجموعہ تعزیرات پاکستان اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء میں مزید ترمیم کرنے کا بل بنام ناموس صحابہ و اہلبیت بل۔)

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں ظاہر ہونے والی اغراض کے لیے مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) اور مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں مزید ترمیم کی جائے۔

بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:- ۱۔ یہ ایکٹ قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ ۱۹۹۴ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

۲۔ یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۲۹۸۔ الف کی ترمیم:- مجموعہ تعزیرات پاکستان ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) کی دفعہ ۲۹۸۔ الف میں۔

الف:- الفاظ "دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایسی سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد تین سال تک ہوسکتی ہے یا سزائے جرمانہ دی جائے گی یا ہر دو سزائیں دی جائیں گی" کی جگہ الفاظ "موت یا عمر قید یا دس سال قید مع اسی (۸۰) کوڑے کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا" تبدیل کردیئے جائیں گے۔ اور،

ب:- آخر میں حسب ذیل تشریح کا اضافہ کیا جائے گا، یعنی۔

تشریح:- اس دفعہ میں خلفائے راشدین یا اصحاب رسول پاک کے حوالہ سے لفظ "بے ادبی"

ص پر بھی لاگو ہو گا جو قصداً یا دانستہ طور پر اہل بیت عظام (ازواج مطہرات و اولاد رسول) کی توہین لفظاً، قولاً یا تحریراً یا کوئی اشکال کے ذریعے، یا کسی تہمت، طعن آمیز اشارہ یا درپردہ الزام کے ذریعے یا بلاواسطہ یا بالواسطہ حسب ذیل ریمارکس کلیتاً یا جزوی طور پر استعمال کرے، یعنی۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ کے ایمان کی نفی کرے۔

۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ کی شان اور اہلبیت عظام کی شان میں گستاخی بے ادبی اور ان کو سچا مخلص اور باایمان مسلمان نہ ماننے کا اظہار کرے۔

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ پر بدی کی تہمت لگاتے، ان کے ایمان کی نفی کرے، غیر مومنہ کہے اور انہیں لائق حد مانے۔

۴۔ صحابہ کرام رضؓ (جن کے ایمان اور اعمال صالح کی شہادت حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم تک تواتر قدر مشترک کے ساتھ پہنچائی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان سے راضی ہونے کی شہادت دی) کے ایمان کی نفی کرے، انہیں حضور اکرمؐ کے بعد مرتد سمجھے اور ان کی شان میں کھلی بے ادبی اور گستاخی کرے۔

تشریح: پیراگراف ۱ تا ۴ بالا کے مرتکب افراد کو ارتداد اً سزائے موت دی جائے گی۔

۵۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ کی خلافت کے حق ہونے سے انکار کرے۔

۶۔ ان صحابہ کرام جن کے مومن ہونے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا پانے ہونے کی خبر ہم تک صحیح روایات کے ذریعے پہنچی ہو ان کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کے کلمات کہے۔

۷۔ حضرت امیر معاویہ رضؓ جنہیں حضرت امام حسن نے عراق کی اسلامی سلطنت سپرد کی اور آنحضرتؐ نے ایک پیشگوئی میں حضرت حسن رضؓ کے اس عمل کو پسند فرمایا اور ان کے فریق اور حضرت امیر معاویہ رضؓ کے فریق دونوں کو فئتین عظیمتین من المسلمین فرمایا۔ کو کافر سمجھے اور انہیں سب و شتم کرے۔

۸۔ صحابہ کرام رضؓ کی شان میں واضح طور پر بے ادبی اور گستاخی کرے۔

تشریح:۔ پیراجات (۵) تا (۸) بالا کے مرتکب افراد کو عمر قید یا کم از کم دس سال قید مع اسی (۸۰) کوڑے کی سزا دی جائے گی۔

ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء کے جدول دوئم کی ترمیم:۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں جدول دوئم میں، دفعہ ۲۹۸ الف سے متعلق اندراجات میں۔

۱۔ کالم ۵ میں لفظ "قابل ضمانت" کی جگہ لفظ "ناقابل ضمانت" تبدیل کر دیا جائے گا۔

۲۔ کالم ۷ میں، الفاظ "دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایسی سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد تین سال تک ہو سکتی ہے یا سزائے جرمانہ یا ہر دو سزائیں دی جائیں گی" کی جگہ الفاظ "موت یا عمر قید یا دس سال قید مع اسی (۸۰) کوڑوں تک کی سزا دی جائے گی" تبدیل کر دیئے جائیں گے، اور

۳۔ کالم ۸ میں، الفاظ "درجہ اول یا دوئم کا مجسٹریٹ" کی جگہ الفاظ "کورٹ آف سیشن تبدیل کر دیئے جائیں گے"۔

بیان اغراض و وجوہ

اسلامی ملک میں اہل بیت عظامؓ اور صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کا تحفظ کرنے، فرقہ ورانہ فسادات کا خاتمہ کرنے اور ہر سال ملک کا امن و امان برباد ہونے سے بچانے کے لیے یہ اشد ضروری ہے کہ قانون میں ترمیم کر کے گستاخان اہلبیت و صحابہ کرام کے لیے ناموس رسالت کی طرح سخت ترین سزا۔ یعنی سزائے موت، عمر قید یا دس سال قید اور کوڑوں کی سزا رکھی جائے تاکہ اہلبیت عظام ازواج مطہرات و اولاد رسولؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ و دیگر اصحاب رسول کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنے والوں پر قانونی گرفت مضبوط کی جا سکے۔ چنانچہ مذکورہ بالا مقصد کو حاصل کرنے کے لیے تعزیرات پاکستان میں موجودہ بل کے تحت ترمیم کرنا مقصود ہے۔ علاوہ ازیں مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کے جدول دوئم میں متعلقہ ترامیم بذریعہ بل ہذا کی جاتی ہے۔ (مولانا سمیع الحق، رکن انچارج)

مولانا سمیع الحق ۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان اور مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء میں مزید ترمیم کرنے کا بل یعنی قانون فوجداری ترمیمی بل ۱۹۹۴ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Chairman: It has been moved by Maulana Sami-ul-Haq that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code and the Code of Criminal procedure, 1898.

Syed Iqbal Haider: I would request the Honourable Member either to withdraw the bill and at least read the whole bill and read Section 298A that adequate provision in law already exisits in the Pakistan Penal Code for achieving the objective which is desired by the

جناب چیئرمین: مختصراً مولانا صاحب ذرا بتا دیں؛ اس بل میں مختصراً بتا دیں کیا چیز ہے یہ؟

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین میں بڑے خلوص سے تمام ایوان سے خواہ اپوزیشن کے ہوں یا حکومت کے ہوں ان سے بڑے مؤدبانہ انداز سے گزارش کروں گا پہلے میرے بل کا جو خلاصہ ہے دو منٹ بیں وہ سن لیں۔ ہمارے ہاں بدقسمتی سے ایک تاثر یہ پیدا ہوا ہے کہ جب بھی کوئی قرآن وسنت یا اسلام کی بات آتی ہے تو عمومی فضا بدقسمتی سے ایسی بن گئی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ شاید انتہاپسندی، دہشت گردی اور فرقہ واریت کی بات کر رہے ہیں، کوئی بہت بڑی مصیبت ہم پر یہ نازل کر رہے ہیں۔ ہمیں ایک ایوان بالا کے معزز ارکان کی حیثیت سے خواہ حکومت سے تعلق ہو خواہ اپوزیشن سے اگر کوئی بیماری ہے، اگر کوئی آفت معاشرے کو لپیٹ میں لے چکی ہے اور اگر ہم پریشانی اور بحرانوں میں آئے دن ان کے ہاتھوں مبتلا ہوتے ہیں تو یہاں ایک ڈاکٹر اور حکیم کی طرح ہمیں اس کا علاج سوچنا چاہیئے اور اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ کوئی اگر اس کے اصلاح کا بھی سوچے، ڈاکٹر نسخہ لکھتا ہے مریض چیختا چلاتا ہے کہ شاید یہ مجھے مارنا چاہتا ہے مریض تو امراض میں مبتلا ہے اور وہ بیچارہ تڑپ رہا ہے، وہ تو چیخے گا۔ ڈاکٹر کا فرض ہے کہ علاج سوچے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ملک میں بدقسمتی سے فرقہ واریت ہے اور اس کی وجہ سے امن وامان تباہ ہو رہا ہے اور ایک اسلامی مضبوط پاکستان جس قومی یک جہتی کا متقاضی ہے وہ بدقسمتی سے ناپید ہے اور آئے دن شہروں میں فسادات بھی ہو رہے ہیں اور امن وامان کی صورتحال بھی خراب ہو رہی ہے۔ اس کی انسداد اور تدارک کے لیے، فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے اور مستقل امن قائم کرنے کے لیے ہمیں ایک فارمولا آگے لانا چاہیئے کہ تمام مکاتب فکر ایک دوسرے کا مکمل احترام کریں اور ایک دوسرے کے بزرگوں کو عظمت اور تقدس کی نگاہ سے دیکھیں۔ میں اس بل کے ذریعے سے چاہتا ہوں کہ ملک کے تمام شہریوں کے جو بزرگ ہیں جو قائد ہیں، جو صاحب قیادت ہیں ان کو تحفظ دیا جائے اور کوئی بھی کسی بزرگ کے بارے میں گستاخی کی بات نہ کر سکے، توہین نہ کر سکے۔ اسی سے فرقہ واریت ختم ہوگی۔ صحابہ کرام اور اہلبیت، اولادِ رسولؐ، ازواج مطہرات یہ سب ہمارے لیے ایک ہی طرح واجب الاحترام اور ان کی عظمت اور ناموس ایمان کا تقاضا ہے۔ اس ملک میں مختلف مکاتب فکر رہتے ہیں۔ ان سب کو میں چاہتا ہوں کہ بابند کیا جائے کہ کوئی کسی بزرگ کو گالی نہیں دے گا، کوئی کسی بزرگ کی شان میں گستاخی نہیں کرے گا۔ قرآن نے صحابہ کرام، اہلبیت کی عظمت اور تقدس اور عدالت بیان کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی کسی کو گالی نہ دے۔ قطع نظر کہ یہ اسلامی بات ہے، یورپ میں بھی کوئی برداشت نہیں کرتا، امریکہ میں بھی، کمیونسٹ ممالک میں بھی کہ ملک کے کچھ شہری کسی کے بزرگوں کو گالی دیں اور کچھ شہری ان کے بزرگوں کو گالی دیں۔ اگر ہم ایک بل پیش کرتے ہیں کہ چوری نہ ہو، زنا نہ ہو، لوٹ کھسوٹ نہ ہو، قتل وغارت گری نہ ہو، آپ کہیں گے کہ یہ تو بڑی اچھی بات

کرتا ہے۔ تو اگر ایک شخص کہتا ہے کہ کوئی اس ملک میں گالی گلوچ نہ کرے۔ توہین آمیز اور گستاخانہ اقدامات نہ کرے، تو یہ اس ملک کے اصلاح کی بات ہے۔ اس بل کے ذریعے میں چاہتا ہوں کہ صحابہ کرامؓ، اہلبیت عظامؓ، اولادِ رسولؐ، ازواجِ مطہرات کی گستاخی کا راستہ بند کیا جائے کیونکہ اگر وہ گستاخی کرتا ہے تو میں چارہ جوئی کا قانونی راستہ نہیں پاتا ہوں۔ میں پھر بندوق اٹھاتا ہوں، میرے ایمان کے عقیدے کا تقاضا ہوتا ہے۔ دوسرا میرے بزرگوں کے بارے میں گالی دیتا ہے میں ان کے بزرگوں کا حاشا وکلا خدانخواستہ کوئی گستاخی کروں وہ مجبور ہوتا ہے اس فساد اور انتقام پر تو اگر قانونی چارہ جوئی کا دروازہ کھلا ہوگا تو قانون بزرگوں کو تحفظ دے گا۔ تو میں عدالت میں جاؤں گا، میں پولیس کو کہوں گا کہ اس کو روکو، ہر برائی کا علاج کوئی خود نہیں کرتا، حکومت ہی معاشرے کی اصلاح کے لیے آگے آتی ہے۔ ان کی پولیس، ان کی وزارت داخلہ، ان کی ایجنسیاں برائیوں کو روکتی ہیں۔ اس کے لیے ان کے پاس قانونی راستے ہوتے ہیں۔ تو میں اس بل کے ذریعے، خدا کی قسم فرقہ واریت کا یہی خاتمہ ہے۔ کہ ان بزرگوں کو تقدس دو۔ اللہ نے کہا ہے کہ یہ جو گزر گئے ان کے معاملات اللہ کے سپرد کر دو انہوں نے جو کچھ کیا ہے اللہ کے سامنے ہے۔ اب ہم چودہ سو سال سے ایک دوسرے کے بزرگوں پر طنز و تشنیع کریں اور اعتراضات کریں، اس کا نتیجہ یہی فرقہ واریت ہوتی ہے، بازاروں میں فسادات ہوتے ہیں کوئی بازار میں کسی بزرگ کو گالی نہ دے۔ اس میں شیعہ سنی کا کوئی امتیاز نہیں ہے جتنے بھی ہمارے مقدس بزرگ ہیں ہمارے اثاثے ہیں ہماری تاریخ کی بنیاد ہیں قرآن میں ان کی عدالت سینکڑوں جگہ بیان کی گئی ہے اہلبیت کی اور صحابہ کرام کی اگر اس کو ہم تحفظ دے دیں تو انشاء اللہ اس ملک میں پورا امن و امان قائم ہوگا

Mr. Chairman: Yes, Iqbal Haider you want to say something in response to the brief statement of the Senator?

Syed Iqbal Haider: Sir, I would just briefly say that our government is determined to protect the religious places, beliefs and sentiments of all sections of public and all sects of Muslims as well as of minority. Unfortunate reality is that the larger is the number of laws, the greater is the sectarian polarization which we have seen in the decade of 80s. The largest number of sections and laws which were enacted during the tenure of 80s have given rise to a massive sectarian hatred, polarization and bias. The law already exist on the statute book and let me read only briefly section 298(a) which was also incorporated in Pakistan Penal Code in the year 1980 through an Ordinance that :

"whoever by words either spoken or written or by visible representation, or by any imputation *innuendo* or insinuation directly or indirectly denies the sacred name of any wife (Umm-ul-Mumineen) or members of the family of Ahlebait of the Holy Prophet (PBUH) or any of the righteous Caliphs, Khulfa-e-Rashideen or companian (Sahaba) of the Holy Prophet (PBUH) shall be punished with the imprisonment of either discription

for a term which may extend to three years or with fine or with both.

This is already an offence and that is a sufficient offence and there are several other provisions which have been made in the law. Therefore, there is no need to legislate further and there is no need for this Bill to be considered or passed. It should be opposed and rejected.

مولانا سمیع الحق: وزیر قانون صاحب حوالہ تو دے رہے ہیں وہ عمومی مسئلہ ہے اُس میں ناموس صحابہ و اہلبیت کا کوئی واضح اور بھرپور تحفظ نہیں ہے۔ ہم اسے مؤثر بنانا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بہرحال آپ کو موقع دے دیا گیا ہے۔

Now, I will put this motion before the House. Does the honourable Senator Maulana Samiul Haq has leave to introduce a Bill further to amend the.

جی جناب پروفیسر خورشید صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی جناب خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب چیئرمین وزیر قانون کی طرف سے جو پڑھا گیا اگر مولانا صاحب یہ بتادیں کہ اس میں کون سی خامی ہے جس سے ہمارے صحابہ کرام خواہ وہ ہماری امہات ہیں ان میں کون سی کمی رہ جاتی ہیں جس پر آپ نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ ہمارے خیال میں تو اس میں ایسی کوئی کمی نہیں یہ مکمل ہے اگر وہ بتادیں تو ہم ووٹ دے سکیں گے ورنہ ہم اندھیرے میں رہ جائیں گے۔

مولانا عبدالستار خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی جناب مولانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

مولانا عبدالستار خان نیازی: میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس انداز میں مولانا نے بل کا تعارف کرایا ہے اور

اقبال حیدر صاحب نے جواب دیا ہے وہ ایسی بات ہے کہ دونوں طرف سے احترام عزت اور وقار کی بات ہے اگر آپ اس کو مسترد کرتے ہو، اور یہاں پر ہاؤس میں آتا ہے تو اس کا برا اثر پڑتا ہے ۔ اس کی کوئی ایسی صورت نکالی جائے کہ بل کو بہتر شکل میں بنانے کے لیے موقع دے دیا جائے کیونکہ ایک پہلو جو ہے وزیر قانون صاحب نے بھی سامنے رکھا انہوں نے گالی کی بات کی ہے قانون سازی کی بات جو ہے اس میں خاص طور پر یا کتاب و سنت کی بات آئی ہے کتاب و سنت ہم تک پہنچانے کے لیے اس کے ایک ایک لفظ کی امانت لدیات جو ہے اس کو قائم کرنے کے لیے ذریعہ ہمارے لیے صحابہؓ اہلبیتؓ امہات المومنینؓ ہیں اسی لیے حضورؐ نے فرمایا تھا کہ (عربی) بہترین دور میرا ہے (عربی) اس کے بعد صحابہ کرامؓ ہیں (عربی) پھر اس کے بعد تابعین اور تبع تابعین ہیں یہ قانونی پوزیشن ہیں اس لحاظ سے بچائیے اس کے کہ پروپیگنڈہ ہو آپ اس کو بہتر شکل میں بنانے کے لیے .....

جناب چیئرمین : اس کے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مولانا صاحب اس کو واپس لے لیں اور پھر مشورہ کر کے دوبارہ لے آئیں لیکن فی الحال تو میرے سامنے ایک ہی راستہ ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد : میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑا نازک مسئلہ ہے محض قانونی بات نہیں ہے قوم کے جذبات کا معاملہ بھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مقصد غالباً مشترک ہے تو اس پہلو سے ایسا راستہ اختیار کیجئے ۔

جناب چیئرمین : راستہ مجھے بتائیں ایک ہی راستہ ہے کہ مولانا صاحب اس کو واپس لے لیں واپس لے کر مشورہ کر کے اس کو دوبارہ لے آئیں ... (مداخلت) ....

مولانا سمیع الحق : یہی راستہ ہے کہ ہم کمیٹی کو ڈیفر کریں ہم آپس میں مل بیٹھ کر طے کرتے ہیں ۔ بل کوئی واپس نہیں لیتا اس کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کے لیے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین : مولانا صاحب رولز کے مطابق جب آپ بل موو کرتے ہیں تو آپ کو موقع دیا جاتا ہے کہ آپ مختصر بیان دے دیں کہ یہ کیا بل ہے اس کے بعد مجھے ہاؤس کے سامنے پٹ کرنا ہوتا ہے کہ وہ آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ نہیں دیتے ۔ اس میں ایک راستہ یہ ہو سکتا ہے کہ فی الحال آپ اس کو واپس لے لیں پھر مشورہ کر کے پھر لے آئیں ۔

مولانا سمیع الحق : نہیں وہ تو جناب کبھی نہیں کروں گا ۔ آپ کے سامنے راستہ ہے کہ آپ اس کو بہتر سے بہتر بنانے ... (قطع کلامی)

جناب چیئرمین : تو میں اس کو ہاؤس میں پٹ کر دیتا ہوں جو ہاؤس فیصلہ کرے

حافظ حسین احمد : پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب چیئرمین : جی جناب حافظ صاحب

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین میری گذارش یہ ہے کہ جہاں تک محترم اجمل خٹک صاحب نے کہا ہے اس میں یہ ہے کہ یہ جو سزا ہے اس کے باوجود بھی جرم کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ اور اس میں جو تین سال کی سزا ہے وہ انتہائی کم ہے اور ہمارے معزز رکن کا کہنا ہے ان کی جو منشا ہے جہاں تک میں سمجھا ہوں کہ اس میں سزا اتنی ہو تاکہ کوئی جرم کا ارتکاب نہ کر سکے چاہے وہ اہلبیت ہوں، حضرت عائشہ صدیقہ ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوں، جتنے بھی ہیں، اب جس طرح ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، اقبال حیدر صاحب ہیں ان کا اہل تشیع سے تعلق ہے، ڈاکٹر شیر افگن ہیں وہ سنی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ پورے ہاؤس میں ہی نہیں پورے ملک میں یہی صورتحال ہے۔ ایک دوسرے کا جب تک احترام نہ کیا جائے اس وقت تک یہ نہیں ہوگا۔ تو میں گذارش کروں گا کہ یہ جو تین سال کی قید ہے اس کے باوجود بھی جرم کا ارتکاب ہوتا رہا ہے۔ کتابیں چھپ چکی ہیں، کتابیں تقسیم ہو چکی ہیں، اس کے لیے ایک ایسی سخت سزا ہوتی کہ ....

جناب چیئرمین : لیکن اس کے لیے دیکھیں ناں، بات یہ ہے کہ یہ جو بل ہے یہ کافی COMPREHENSIVE بل ہے، اس کو میں نے ہاؤس کے سامنے رول کے مطابق PUT کرنا ہے، اب آپ لوگوں نے فیصلہ کرنا ہے کہ آپ اس کو منظور کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! آپ چاہیں تو آپ سپیشل کمیٹی بنا سکتے ہیں۔ سپیشل کمیٹی کی گنجائش موجود ہے اس میں۔

جناب چیئرمین : لیکن جناب کیسے ! میری عرض یہ ہے کہ آپ مجھے رولز کے حوالے سے بتائیں کہ جی آپ ایسا کریں، رول ۸۳ جو ہے مولانا صاحب وہ یہ کہہ رہا ہے کہ

If the motion to introduce the Bill is opposed, the Chairman after permittimg, if he so thinks fit, a brief explanatory statement by the members seeking leave and the the Minister opposing it, may without further debate put the motion to the House.

یہ تو آپ لوگوں نے فیصلہ کرنا ہے ناں، میں نے تو نہیں کرنا ہے ناں I have to do is to put it before the House.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! آپ کے پاس سپیشل کمیٹی کی provision بھی موجود ہے اور اس سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں تاکہ آپ بل کو ڈیفر کر دیں۔

Mr. Chairman: This is a procedure specially for the Private Members Bill, So cannot over-ride that procedure.

یہ تو صاف آپ کے سامنے ہے کہ یہ procedure ہے، اس میں یہ ہے کہ آپ اگر آپس میں فیصلہ کریں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب آپ سوال Put کرنے لگیں تو اس کے بعد جو بھی یہاں point of order اٹھایا گیا ہے وہ نامناسب ہے، وہ قواعد کے خلاف ہے، آپ question put کریں۔

پروفیسر خورشید احمد: ڈاکٹر صاحب اتنی قانونیت اختیار نہ کریں، ہم بھی جانتے ہیں قانون کو، اس میں کوئی راستہ نکالیں تاکہ اس کا حل تلاش کیا جا سکے۔ میری نگاہ میں تو آپ اس کے لیے سپیشل کمیٹی بنا سکتے ہیں اس کو ایڈمٹ کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس کے لیے کوئی راستہ نکالنے کے لیے۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب دیکھیں ناں یہ ایک procedure دیا ہوا ہے how can I violate this rule 83 صاف لکھا ہوا کہ without further debate, I have to put it to the House اب آپ فیصلہ کریں، اگر آپ نہیں کرنا چاہتے کہ leave grant or not to grant, you have to decide

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Sir, there is one submission. The House is supreme.

Mr. Chairman: So, let the House decide.

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Kindly hear me. The submission is that if you are putting this motion, you can put this motion also that let this Bill be referred to a Special Committee

(Interrupitons)

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: The House has got full authority, full power...

Mr. Chiarman: No. Aftab Sahib, is there any motion before me to that effect.

Mr.Aftab Ahmed Shaikh: This is an oral motion to be made.

Mr. Chairman: Oral motion

پھر مصیبت بن جائے گی۔

Prof. Khurshid Ahmed: Oral motion to refer it to a Special Ccommittee to find out the solution.

جناب چیئرمین: جی کون سا جی بتائیں۔ اگر اس میں کوئی ہے تو بتا دیں۔ I don't mind

پروفیسر خورشید احمد: میں بتاتا ہوں جی۔

(وقفہ)

جناب چیئرمین: اس وقت خورشید صاحب کھڑے ہیں let him make his point and then
اس میں کوئی دیکھ لیں، اگر رولز میں گنجائش ہے تو I am with you۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! یہ ایک ایسا نازک مسئلہ ہے کہ اس وقت ہاؤس اس پوزیشن اس کو ایڈمٹ کرنے کی پوزیشن میں ہے، نہ REJECT کرنا مناسب ہے۔ تو بہتر یہ ہے کہ ایک سپیشل کمیٹی بنا دی جائے، جس میں مولانا بھی ہوں، وزیر قانون بھی ہوں۔

جناب چیئرمین: لیکن کیسے پروفیسر صاحب! کوئی طریقہ بھی تو بتائیں ناں، یعنی please don't ask me to bypass rules because somebody else shall tomorrow

پروفیسر خورشید احمد: وہ صحیح ہے۔ لیکن کوئی نہ کوئی راستہ نکالا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ بتائیں ناں۔ مجھے بتائیں ناں مولانا صاحب، آپ کے پاس بھی رولز کی کتاب ہے ان کے پاس بھی ہے۔ اگر رول میں کوئی ہے تو پھر مجھے بتائیں۔

مولانا سمیع الحق: سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ نے بھیج دیا ہے۔ ہر بل آپ ڈیفر کرتے ہیں۔ میں ایک تجویز پیش کر دوں گا یا اقبال حیدر صاحب پیش کر دیں گے سپیشل کمیٹی کے بارے میں اور ایوان اس کو منظور کرے گا۔ ہم تو تعاون کرنا چاہتے ہیں آپ کے ساتھ، آپ کو اس مصیبت سے بچانا چاہتے ہیں کہ اس وقت آپ اس کے بارے میں اس پوزیشن میں نہ ہوں، تعاون چاہتے ہیں آپ کے ساتھ اگر آپ تعاون نہیں کرنا چاہتے تو آپ کو اختیار ہے آپ کو کون روک سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی طارق صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد طارق چودھری: جناب چیئرمین میں مولانا صاحب سے درخواست کرنا چاہ رہا ہوں کہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ سزا کم ہے۔ کیا آج تک ایسا ہوا ہے کہ کسی بندے کو تین سال پانچ سال پہلے سزا ہو چکی ہو اور اس کے باوجود اس نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ مسئلہ تو صرف یہ ہے کہ ہمارے پاس قوانین کے ڈھیر پڑے ہیں۔ قوانین ہم بناتے چلے جاتے ہیں اور ان کی implementation کا سرے سے کوئی ہمارے پاس ہے نہیں۔ تو مسئلہ تو یہ ہے کہ اب مولانا نے ہم سب کو مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ مولانا اس کو واپس لیں جی اور بعد میں پھر دوسروں سے مشورہ کر کے یہ پیش کر سکتے ہیں اس میں کوئی PROBLEM نہیں ہے

جناب چیئرمین: کوئی ہے RULE پروفیسر صاحب

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: I refer to Rule 180

جناب چیئرمین : میں دیکھتا ہوں جی۔ یہ تو کہتی ہے کہ The Senate may by motion ... Now

there is no motion before me.

پروفیسر خورشید احمد : میں اور آفتاب شیخ صاحب دونوں MOTION کر رہے ہیں۔

آفتاب شیخ Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Sir we are making a motion......

Mr. Chairman: Professor Sahib, in legislative matters just pulling a motion o\ of the hand that I want to move

There is no motion before me وہ بھی مناسب نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین کبھی کبھی یہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ جو موقع ہے اس کی مناسبت سے

جناب چیئرمین : نہیں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ ... If the House desires اگر ہاؤس desire کرتا ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجنا ہے تو وہ ووٹنگ سے کر سکتا ہے۔ اگر وہ کہتا ہے نہیں۔ تو ہو سکتا ہے۔

it is up to the House now

آفتاب شیخ Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Now, since we have pointed out by motion that there is a specific provision there.....

Mr. Chairman: There is no motion before me to refer to the Special Committee and I can not accept an oral motion at this stag

Prof. Khurshid Ahmad : By an amendment.

جناب چیئرمین : یہ اگر اس طرح PROCEDURE ہوا تو میرے لیے ناممکن ہو جائے گا کہ میں کوئی بھی چیز RULES کے مطابق چلاؤں۔

پروفیسر خورشید احمد : آپ کی جو پوزیشن ہے....

جناب چیئرمین : SORRY آپ کوئی اور دیکھ لیں۔ میں اور ٹائم دیتا ہوں آپ کو....

پروفیسر خورشید احمد : مجھے تو آپ سے ہمدردی ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اس مسئلے کی نوعیت کو بھی سامنے رکھ لیں۔

جناب چیئرمین : نہ جی، اس لیے میں نے آپ کو اتنا وقت دیا کیونکہ آپ سمجھتے ہیں یہ مسئلہ، کوئی طریقہ نکالیں

(مداخلت)

جناب چیئرمین : آپ اس طرح کریں ناں you can vote in favour of Maulana Sahib

پروفیسر خورشید احمد: وہ تو ہم کریں گے۔ لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ SENATE میں ڈویژن اس مسئلے پر

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Sir, since there is an oral motion, my submission is that kindly place it before the House.

Mr. Chairman: Oral motion in legislative matters I do not accept unless کوئی بہت ہی unusual چیز ہو۔ fine, no obejection,but there is no concensus then I must have the motion تو on a motion ہو concensus اگر before me. It should be put before the House ...

Mr. Afatab Ahmad Sheikh: This is an absolutely unusual situation

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب اس کا تعلق دونوں سائیڈوں میں جو حضرات اراکین ہیں اس کے ایمان اور عقیدے سے ہے۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے۔

مولانا سمیع الحق: ہم یہ نہیں چاہتے کہ سینٹ پر اور ان معزز ارکان کے منہ پر کالک لگ جائے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے منہ پر یہ کالک نہ لگے کہ ہم نے یہ مسترد کر دیا۔ ہم سب کی اسی میں عزت ہے۔

Mr. Chairman: So, I put the motion before the House It has been move by Maulana Samiul Haq seeking leave to introduce a Bill further to amend The Pakistan Penal Code and The Court of Criminal Procedure 1898. The Criminal Law (Amendment) Bill, 1994. All those in favour of grant of leave may say ..

پروفیسر صاحب نہیں ہو سکتا۔ اس طرح نہیں ہو سکتا we discuss it further نہیں ہو سکتا اس طرح۔

The leave is refused.

[The motion was negatived]

مولانا سمیع الحق: اس سائیڈ پر بات سمجھے نہیں ہیں اور آپ کے سامنے قانون کا ایک راستہ انہوں نے دکھا بھی دیا ہے معزز ارکان نے۔ آپ خواہ مخواہ سینٹ کا منہ کالا کر رہے ہیں اور سارے ارکان کا (مداخلت)

مولانا سمیع الحق: آپ خود توہین کر چکے ہیں۔ اگر ایسا فیصلہ ہے آپ کا تو میں اس ایوان سے بائیکاٹ کروں گا۔ میں اس سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔ ہم ایک راستہ نکالنا چاہتے ہیں جس سے سب کا دین ایمان، عقیدے محفوظ ہو۔

جناب چیئرمین : یہ فیصلہ ایوان نے کیا ہے، آپ لوگوں نے کیا ہے، آپ لوگوں کی مرضی۔ آپ لوگوں کی مرضی جو فیصلہ کریں۔

مولانا سمیع الحق : اس پر آپ صحیح ڈویژن کریں (یعنی بیٹھے ہوتے ہاں یا نہیں ہی نہیں ممبران حق میں یا مخالفت میں باری باری کھڑے ہوں۔)

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جو اس بل کے حق میں ہیں کھڑے ہو جائیں یعنی کہ اس leave grant کے حق میں ہیں کہ آپ کو اجازت دی جائے۔ یعنی جو اس حق میں ہے کہ آپ کو بل کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ وہ کھڑے ہو جائیں اور جو اس کے خلاف ہیں کہ اس کی اجازت نہ دی جائے۔ ان میں مخالفت کرنے والوں کی اکثریت یعنی حق میں گیارہ اور مخالفت میں ۲۲ ووٹ ہوتے۔

مولانا سمیع الحق : (ارکان کو مخاطب کرتے ہوئے) کیوں اپنا دین اور ایمان خراب کر رہے ہو، ہم آپ کا دین اور ایمان بچانا چاہتے ہیں، کیوں اقبال حیدر (وزیر قانون) کے پیچھے جا رہے ہو۔ وہ تو جہنم میں لے کے جا رہا ہے آپ کو، وہ اقبال حیدر آپ کو سیدھا جہنم کے بیچ میں پہنچا دے گا۔ وہ توہین رسالت کے بل کے پیچھے بھی لگا ہوا ہے کہ توہین رسالت کا بل ختم ہو، میں احسان الحق پراچہ جیسے شریف آدمیوں سے یہ توقع رکھوں کہ وہ آپ کو جہنم لے جائے تو آپ اس کے پیچھے جائیں گے۔ یہ پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے

جناب چیئرمین : جناب اقبال حیدر صاحب no shouting so the leave has been refused by the house. Next item no 4 Fazal Agha

فضل آغا صاحب کے موشن پر کون تقریر کر رہا تھا۔ آئٹم نمبر ۴، اس پر آپ نے بولنا ہے۔ آپ کے پاس لسٹ ہے

مولانا سمیع الحق ! میں واک آؤٹ کرنا ایمان کا تقاضا سمجھتا ہوں۔ آپ نوٹ کریں۔ اور آپ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔

اعتذار

الحق جون ۱۹۹۴ء شمارہ ۹ کے صفحہ ۵ کے بعد صفحہ ۷ اور ۸ کے بعد صفحہ ۶ اور ۶ کے بعد صفحہ ۹ پڑھا جائے کاتب نے کاپی جوڑتے وقت ان صفحات میں سہواً تقدیم و تاخیر کر دی ہے۔